تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

تقریر

مَاالمُبَشِّرات

(تقریر نمبر5)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَانُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ (الانعام:49)

ہم پیغمبر نہیں بھیجتے مگر اس حیثیت میں کہ وہ بشارت دینے والے اور انذار کرنے والے ہوتے ہیں۔

وہ راہ جو یارِ گم شدہ کو ڈھونڈلاتی ہے
وہ رہ جو جامِ پاک یقین کا پلاتی ہے
وہ تازہ قدرتیں جو خدا پر دلیل ہیں
وہ زندہ طاقتیں جو یقیں کی سبیل ہیں

(درثمین)

مکرم سامعین! جیساکے آپ کے علم میں ہے کہ نبوّت کے چھیالیسویں حصّہ پر بحث جاری ہے۔ آج اس کے ایک حصّے یعنی مُبشِّرات کو اسلامی نکتہ نظر سے پیش کرنا ہے۔

لفظِ **"مبشرات"** کے لغوی معنی خوشخبری دینے والی چیزیں، بشارتیں یا سچے خواب ہیں۔ یہ لفظ "مبشر" کی جمع ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : لَمۡ یَبۡقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الۡمُبَشِّرَاتِ (بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات) یعنی "اب نبوت باقی نہیں رہی (ہاں اس کا فیض) مبشرات کی صورت میں باقی ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا **وَمَاالۡمُبَشِّرَاتِ**؟۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلرُّؤۡیَا الصَّالِحَہ۔ مبشرات سے مراد نیک خواب ہیں۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا : اَلرُّؤۡیَا الصَّالِحَہ مِنَ اللّٰہِ (بخاری، الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس و جنودہ) یعنی نیک خواب اللہ ربُّ العزّت کی طرف سے ہوتے ہیں۔ ایک جگہ فرمایا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں طرف تھوک دے وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (صحیح بخاری کتاب الرؤیا باب الرؤیا الصالحۃ، باب الحلم من الشیطان)۔ یہ مضمون ترمذی میں قدرے اختلاف کے ساتھ یوں بیان ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ یقیناً رسالت اور نبوّت منقطع ہوگئی ہے پس میرے بعد نہ رسول ہے اور نہ نبی۔ راوی حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں پر گراں گزری۔ اِس پر آپؐ نے فرمایا۔ ہاں! مبشّرات باقی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ یارسول اللہؐ! مبشّرات سے کیا مراد ہے؟۔ فرمایا۔ رُؤۡیَا الۡمُسۡلِمُ، وَھِیَ جُزۡءٌ مِنۡ اَجۡزَاءِ النُّبُوَّۃِ کہ ایک مسلمان کا خواب اور وہ نبوّت کے اَجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ (ترمذی کتاب الرؤیا باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات۔2272 از حدیقۃ الصالحین حدیث 980)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپؐ کا کیا خیال ہے: لَھُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ (یونس:65) (یعنی اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے) ایسے لوگوں کے لیے دنیوی زندگی اور آخرت میں خوشخبری

ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ میری اُمّت سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا، اس سے مراد نیک خواب ہے، جو نیک بندہ دیکھتا ہے یا اس کے لیے کسی کو دکھایا جاتا ہے۔ (مسند احمد حدیث 8631، تفسیر ابن کثیر)

مبشرات، سچے خواب ہیں جو دیکھنے والے کو خوش کرتے ہیں۔ رؤیا کبھی سچے ہونے کے ساتھ ساتھ منذر بھی ہوتے ہیں جس سے دیکھنے والا خوش نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ مؤمن کو رحم کرتے ہوئے دکھاتا ہے تاکہ وہ مصیبت کے لیے اس کے آنے سے پہلے تیار ہو جائے۔

علّامہ المعلمی لکھتے ہیں :

"والرؤیا التی ھِیَ مِنَ اللہِ تَعَالیٰ قد تکُونُ مُنْذِرَۃ، وإنّما أُطلِقَ عَلَیھا "المبشّرات" فِی الحَدِیثِ السَّابِقِ تَغلِیبًا۔

" (آثارُ الشیخ العلامۃ عبد الرحمن بن یحییٰ المعلمی الیمانی: 4/331)

یعنی رؤیا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں وہ منذر بھی ہوتے ہیں۔ حدیث میں رؤیا کے لیے "مبشرات" کا اِطلاق غلبہ کی وجہ سے کیا گیا ہے کیونکہ ان کا اکثر حصّہ مبشرات پر مبنی ہوتا ہے۔

یہ لازمی نہیں ہے کہ سچے خواب ہمیشہ خوشی و مسّرت کے متعلق ہوں۔ رنج و غم کے متعلق بھی ہو سکتے ہیں مگر رؤیا صالحہ میں یہ حصّہ مغلوب ہوتا ہے اور بشارت کا حصّہ غالب ہوتا ہے۔

علامہ السندی کے مطابق مبشرات نبوّت یعنی جو نبی پر نبوّت کے مقام (پر فائز ہونے) پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور یہ (لفظ مبشرات) شین کی زیر سے ہے۔ اس میں وحی والہام اور رؤیا وغیرہ (کی صورت میں ظاہر ہونے والی) تمام اخبار شامل ہیں۔ اور یہ بات مخفی نہیں کہ اولیاء کا الہام بھی باقی ہے پس یہاں مراد یہ ہے کہ مبشرات کا صرف رؤیا والا حصہ اکثریت میں باقی ہے۔

(حاشیۃ السِّندِی علی سُنَنِ النسائی: 2/.190۔.189)

یعنی مبشرات میں کشوف، وحی، الہامات بھی شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قد قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَم یَبقَ مِنَ النبوّۃ الّا المبشّرات ای لم یَبقَ مِن أنواعِ النّبوۃ الّا نوع واحد وھِیَ المُبَشِّرات ... ولَیسَ فی ھٰذا النَّوعِ الّا المُبشّرات او المُنذِرات مِن الامُورِ المُغیبۃ أو اللطایِفِ القرآنیۃِ والعُلُومِ اللدُنِیَّۃِ۔ "

(توضیح مرام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 60-61)

یعنی مبشرات میں کشوف، الہامات، منذرات، امور غیبیہ لطائف قرآنیہ اور علوم لدنّیہ سب کچھ داخل ہے۔

سچے خواب بھی نبوّت کا جزو ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا آغاز بھی ایسی ہی سچّی خوابوں یعنی مبشرات سے ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سچّے خوابوں کے ذریعہ شروع ہوئی تھی اور آپؐ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ روزِ روشن کی طرح پوری ہو جاتی تھی۔

(بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی کتاب التعبیر باب اوّلُ ما بُدِیَ بِہٖ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الوحیِ الرؤیا الصالحۃُ)

سامعین! نبوت کی ابتداء مبشرات یعنی رؤیائے صادقہ سے ہوئی جس کے بعد شریعت نازل ہونا شروع ہوئی۔ 23 سال میں نبوّت کا ایک بڑا حصّہ یعنی شریعت اکمل ہو گئی اور اس کا چھیالیسواں جزو یعنی مبشرات باقی رہ گئیں۔ ظاہر ہے کہ کسی چیز کا جزو وہی چیز ہوا کرتی ہے نہ کہ اس سے الگ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی اللہ رسول کے تابع ہو گئے اور پھر پرہیز گاری اختیار کی۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا کی زندگی اور نیز آخرت میں بُشریٰ ہے یعنی خدا تعالیٰ خواب اور الہام کے ذریعہ سے اور نیز مکاشفات سے ان کو بشارتیں دیتا رہے گا۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے جو ان کے لئے مقرّر ہو گئی یعنی اس کامیابی کے ذریعہ سے ان میں اور غیروں میں فرق ہو جائے گا اور جو سچے نجات یافتہ نہیں ان کے مقابل میں دم نہیں مار سکیں گے۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 282 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1)

پھر فرمایا۔

”ان کو اسی زندگی میں بشارتیں ملیں گی یعنی وہ خدا سے نور الہام کا پائیں گے اور بشارتیں سنیں گے جن میں ان کی بہتری اور مدح اور ثنا ہو گی اور خدا ان کی سچائیوں کو روشن کرے گا۔ خدا نے جو جو وعدہ کیا ہے وہ سب پورا ہو گا اور کسی نوع کی تبدیل واقع نہیں ہو گی۔ یہی سعادت عظمیٰ ہے کہ جو ان لوگوں کو ملتی ہے کہ جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔“

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 264۔265 حاشیہ نمبر 11)

فرمایا:

” چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرنا ایک نہایت دقیق در دقیق راہ ہے اور اس کے ساتھ طرح طرح کے مصائب اور دکھ لگے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ انسان اس نادیدہ راہ میں بھول جاوے یا نا امیدی طاری ہو اور آگے قدم بڑھانا چھوڑ دے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی رحمت نے چاہا کہ اپنی طرف سے اس سفر میں ساتھ ساتھ اس کو تسلّی دیتی رہے اور اس کی دلدہی کرتی رہے اور اس کی کمر ہمت باندھتی رہے اور اس کے شوق کو زیادہ کرے۔ سو اس کی سنّت اس راہ کے مسافروں کے ساتھ اس طرح پر واقع ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے کلام اور الہام سے ان کو تسلّی دیتا اور ان پر ظاہر کرتا ہے کہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ تب وہ قوّت پا کر بڑے زور سے اس سفر کو طے کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں وہ فرماتا ہے: لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔“

(اسلامی اصول فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 422)

پھر فرمایا:

” اگر بعض جاہل اور نادان جو نام کے مسلمان ہیں یہ عقیدہ رکھیں کہ اسلام میں بھی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا سلسلہ بند ہے تو یہ ان کی اپنی جہالت ہے کیونکہ قرآن شریف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے سلسلہ کو بند نہیں کرتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے.... یعنی مؤمنوں کے لئے مبشر الہام باقی رہ گئے ہیں گو شریعت ختم ہو گئی ہے کیونکہ عمر دنیا ختم ہونے کو ہے پس خدا کا کلام بشارتوں کے رنگ میں قیامت تک باقی ہے۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 188 حاشیہ)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے قبل جماعت کے اندر روحانی خلافت کو قدرت ثانیہ کا نام دیا ہے اور قیامت تک جاری رہنے کی بشارت دی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔“

(رسالہ الوصیت از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے شمار رؤیا اور الہامات میں حضرت مولوی حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً اپریل 1887ء میں حضورؑ نے آپؓ کے بارے میں خواب دیکھا کہ

”مَیں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں اور اوپر چڑھنا چاہتا ہوں۔ مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک ”بندہ خدا“ آیا اُس نے اوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور مَیں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اوپر چڑھ گیا اور مَیں نے چڑھتے ہی کہا کہ خدا تجھے اس خدمت کا بدلہ دیوے۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 117 مکتوبات جلد 5 نمبر 2 صفحہ 27)

5/ اپریل 1893ء کو آپؓ کی روحانی عظمت اور بلند شان کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

صفا و مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 585)

حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کے بارے میں اپنے ایک الہام سے بشارت دی کہ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا تَخَافُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۔ نَحْنُ أَوْلِيَاءُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(الحکم 28مارچ1920ء)

کہ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہے ان پر فرشتے اُترتے ہیں۔ یہ بشارت دیتے ہوئے کہ خوف نہ کھاؤ اور نہ غمگین ہو اور بشارت حاصل کرو اس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دوست و مددگار ہیں۔ اس دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 681)

اس کے بعد الہام ہوا "نور الدین"

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 681)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپ کے فرزند مصلح موعود اور پوتے کے متعلق بھی بشارات موجود ہیں۔ چنانچہ تذکرہ صفحہ 554 جدید ایڈیشن بحوالہ حقیقۃ الوحی یہ الہامات درج ہیں۔

"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَا كَاَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ"

یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا کا نزول ہوگا اور ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"بیالیسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ اسی کتاب مواہب الرحمن کے صفحہ 139 میں یہ پیشگوئی لکھی ہے۔ وَبَشَّرَ بِخَامِسٍ فِي حِيْنٍ مِّنَ الْاَحْيَانِ یعنی پانچواں لڑکا ہے جو چار کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا۔ اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اس کے بارے میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر اور الحکم میں مدّت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَكَ. نَافِلَةٌ مِنْ عِنْدِي۔ یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔ یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے۔"

(حقیقۃ الوحی از روحانی خزائن جلد22 صفحہ 228-229)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

" آج تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا... اس کو مقدّس روح دی جائے گی اور وہ رجس سے پاک ہو اور وہ نور اللہ ہے... جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور... خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے، اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر

بھی ہے۔اس کو مقدّس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نورُ اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکُوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ - فرزند دلبند گرامی ارجمند - مظہرُالاوّل والآخر، مظہرُ الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء - جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان سی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا. وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔"

(اشتہار 20 فروری 1886ء از مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 100-102)

حضرت مصلح موعودؓ اپنا ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص عبد الصمد کھڑا ہے اور کہتا ہے۔ مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت۔ تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں۔"

(منصب خلافت از انوار العلوم جلد 2 صفحہ 50)

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بارے میں فرمایا:

" مجھے بھی خدا تعالیٰ نے ایسی خبر دی ہے کہ مَیں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہو گا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہو گا۔"

(الفضل 8 اپریل 1915ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی تمام زندگی کے بابرکت ہونے کی خوشخبری ایک مبارک خواب کے ذریعہ کچھ اس طرح سے دی کہ آپؒ فرماتے ہیں:

" ایک موقعہ پر بالکل بے حیثیت اور بے حقیقت ہو کر مَیں نے اپنے ربّ سے عرض کیا: اے خدا! میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے میرا ذہن قطعاً خالی پڑا ہے، تو نے جماعت کے لئے جو توقعات پیدا کر دی ہیں وہ مَیں نے تو پیدا نہیں کیں۔ جماعت احمدیہ کے امام کو دنیا ایک خاص نظر سے دیکھنے آتی ہے اور ایک توقّع کے ساتھ اس کا جائزہ لیتی ہے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے مَیں تو اس پر پورا نہیں اُتر سکتا اس لئے اے خدا! تو ہی میری مدد فرما چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اتنی غیر معمولی مدد فرمائی کہ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ مَیں خود نہیں بول رہا کوئی اور طاقت بول رہی ہے میرے ذہن میں از خود مضمون آتے چلے جا رہے تھے۔ پھر اس کے بعد میرے دل میں ایک خوف پیدا ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی تائید ایک لمحے کے لئے بھی مجھے چھوڑ دے تو... چنانچہ بڑی گھبراہٹ اور پریشانی میں مَیں نے دعا کی اے خدا! تو وہ نہ بن کہ رحمت کا جلوہ دکھا کر پیچھے ہٹ جائے۔ تو نے فضل فرمایا ہے تو پھر ساتھ رہ اور ساتھ ہی رہ اور کبھی نہ چھوڑ۔

اسی رات مَیں نے خواب دیکھی اور اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس سارے سفر کو کامیاب کرے گا اور مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا یعنی جماعت کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد بشارت اسپین کے صحن میں میرے بھائی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آکر مجھے گلے لگا لیتے ہیں اور پھر چھوڑتے ہی نہیں۔ مَیں حیران کھڑا ہوں مجھے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا ہو رہا ہے انسان سمجھتا ہے کہ اب ملاقات کافی لمبی ہو گئی ہے اب بس کریں۔ لیکن وہ چمٹ جاتے ہیں اور چھوڑتے ہی نہیں اسی حالت میں خواب ختم ہو گئی۔ صبح اٹھ کر مجھے یاد آیا کہ مَیں نے یہ دعا کی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس سفر کو بابرکت کرے گا بلکہ باقی ساری زندگی کو بھی بابرکت کرے گا۔ دنیا کو جماعت سے جو توقعات ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم ان کو پورا کریں گے۔ یہ "ہم" کا صیغہ مَیں اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ وہاں ایک شخص مرزا طاہر احمد مراد نہیں تھا۔ میری دعائیں نہ اپنی ذات کے لئے تھیں نہ ایک وجود کے لئے تھیں۔ میری دعائیں تو اس جماعت کے لئے تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آج اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنی ہوئی ہے اس لئے جماعت سے جو توقّعات ہیں وہی اس کے خلیفہ سے ہوتی ہیں اس سے الگ توقّعات تو نہیں ہوا کرتیں۔ پس مَیں اس خوشخبری کو ساری جماعت کے لئے سمجھتا ہوں۔"

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 332)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں

” ان بشارتوں میں سے ایک یہ ہے کہ مَیں نے دیکھا کہ مَیں بیت الدعا میں بیٹھا تشہّد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی! میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم کا ہوا۔ پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسماعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسماعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیم کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل دو قائم مقام کھڑے کر دیئے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہیے۔“

(عرفان الٰہی انوار العلوم جلد 4 صفحہ 288)

یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفہ المسیح الرابعؒ کے وجود سے پوری ہوئی۔

خلافت خامسہ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی بشارات اور الہام موجود ہیں۔

جن میں سے ایک مشہور الہام اِنّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ۔ اے مسرور! مَیں تیرے ساتھ ہوں (تذکرہ صفحہ 630) بھی ہے۔

مکرم محمد انور صاحب جرمنی سے بیان کرتے ہیں کہ

”خاکسار کو میری والدہ کے ذریعہ علم ہوا کہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کو ایک معاملہ فہمی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہمارے گاؤں چک 565 گ ب تحصیل جڑانوالہ بھجوایا۔ اس دوران میری نانی جان نے حضرت مولانا سے عرض کی کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رہے ہیں ہمیں کوئی واقعہ سنائیں تو آپ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ہم مسجد مبارک قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے تھے کہ سامنے سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو آتے دیکھا جو ان دنوں بچے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ دیکھو! بادشاہ آرہا ہے۔ تو مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کہ وہ تو مرزا شریف احمد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بادشاہ ہو گا اگر یہ نہ ہوا تو اس کا بیٹا ہو گا اور وہ نہ ہوا تو اس کا پوتا ضرور بادشاہ ہو گا۔“

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے، صفحہ 486)

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡